رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ — لاہور — یوم چہار شنبہ

خطبہ نمبر ۳

شرح چندہ
سالانہ ۲۱ روپے
ششماہی ۱۱ ”
سہ ماہی ۶ ”
ماہوار ۲½ ”

فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد ۲ | ۱۹ ہجرت ۱۳۲۷ ہش | ۹ رجب ۱۳۶۷ھ | ۱۹ مئی ۱۹۴۸ء | نمبر ۱۱۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ مئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کو پیشانی میں چوٹ آجانے کے باعث سر میں سخت درد ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سردرد اور پیچش کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان پارلیمنٹ میں وزیر خزانہ نے آج موت ٹیکس کا بل پیش کیا۔

”فلسطین کی یہودی حکومت ہر لحاظ سے ناجائز اور غیر قانونی ہے۔“

کشمیر اور فلسطین کے متعلق سر محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ پاکستان کی تصریحات

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفراللہ خان نے آج ایک پریس کانفرنس میں بیان دیتے ہوئے کشمیر اور جوناگڑھ اور مسئلہ فلسطین کے متعلق پاکستان کے نقطہ نگاہ کی وضاحت فرمائی۔ کشمیر اور جوناگڑھ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ حکومت پاکستان نے یو۔ این۔ او میں اس بات پر زور دیا تھا۔ کہ ان دونوں ریاستوں میں غیر جانبدار اور منصفانہ طریق سے رائے شماری ہونی چاہیئے۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے۔ کہ ان ریاستوں کے عوام پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا انڈین یونین میں۔ پاکستان کا دعویٰ ہے کہ جب تک کشمیر میں سے تمام ہندوستانی فوجوں کو ہٹا نہیں لیا جاتا۔ اور مکمل طور پر ایک جانبدار حکومت قائم نہیں کی جاتی۔ اس وقت تک ہرگز غیر جانبداری اور آزادی سے استصواب رائے نہیں کیا جا سکتا۔

سر محمد ظفراللہ خان نے فلسطین میں یہودی حکومت کے قیام اور امریکہ۔ روس اور بعض دیگر ممالک کی طرف سے اس حکومت کو تسلیم کر لینے کے اعلان کا ذکر کیا۔ اور فرمایا اس سلسلہ میں قانونی طور پر کافی الجھاؤ پایا جاتا ہے۔ جو لوگ اسرائیلی حکومت کو جائز تصور کرتے ہیں۔ وہ یو۔ این۔ او میں ۲۹ نومبر ۱۹۴۷ء کی پاس شدہ تقسیم فلسطین کی قرارداد کا حوالہ دیتے ہیں۔ حالانکہ تقسیم فلسطین کی قرارداد کی رو سے بھی موجودہ نام نہاد اسرائیلی حکومت کو جائز تصور نہیں کیا جا سکتا۔ قرارداد میں تقسیم کی سفارش کے ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا تھا۔ کہ اقتصادی لحاظ سے فلسطین کو متحد رکھا جائے اور اس غرض سے عربوں۔ یہودیوں اور یو۔ این۔ او کے نمائندوں پر مشتمل ایک اقتصادی بورڈ مقرر کیا جائے۔ ظاہر ہے کہ یہودی حکومت کے قیام کے سلسلہ میں اس شرط کو پورا نہیں کیا گیا۔ لہٰذا تقسیم فلسطین کی قرارداد کی رو سے بھی اس حکومت کو جائز تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے علاوہ ایک حکومت کے قیام کی پہلی شرط ہی ملک کی حدود معین کرنا ہوتی ہے۔ لیکن موجودہ اسرائیلی حکومت ابھی تک ہرگز ٹھیک ٹھیک حدود متعین نہیں کر سکی۔ اور اس لحاظ سے بھی اسے تسلیم کرنا غلطی ہے۔

آپ نے کہا اتحادی اقوام کو چاہیئے تھا۔ کہ فلسطین کے متعلق برطانیہ نے عربوں اور یہودیوں سے جو وعدے کئے ہیں۔ جب تک ان کے متعلق بین الاقوامی عدالت فیصلہ نہ دے دیتی اس وقت تک وہ اس معاملہ میں دخل نہ دیتیں۔ اگر اعلان بالفور کی رو سے برطانیہ نے یہودیوں سے فلسطین میں ان کا قومی وطن بنانے کا وعدہ کیا تھا۔ تو اس کے بالمقابل اس نے عربوں سے بھی یہ وعدہ کیا تھا۔ کہ ان کے مفاد کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے گی۔

پاکستان پارلیمنٹ کی لیگ پارٹی نے اعراب فلسطین کی مدد کرنے کے سلسلہ میں جو قرارداد پاس کی ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ حکومت اسے سنجیدگی سے غور کر کے مناسب فیصلہ کریگی۔

حکومت ہند سے سکھوں کے متفقہ مطالبات

امرتسر ۱۸ مئی۔ دربار صاحب امرتسر کے گرد کے باغ میں ایک سکھ دیوان میں اعلان کیا گیا ہے کہ اکالیوں کے باہمی اختلاف خواہ کچھ ہی کیوں نہ ہوں۔ انہوں نے اپنے کم سے کم متفقہ مطالبات ایک چارٹر کی صورت میں مرتب کر لئے ہیں۔ شرومنی اکالی دل کے قائمقام صدر سردار امر سنگھ دوسیخ نے کہا ہمارے مطالبات میں پنجابی بولنے والے علاقوں پر مشتمل علیحدہ صوبے کا قیام شامل ہے۔ جس میں پنجابی زبان اور گورمکھی رسم الخط کو سرکاری زبان قرار دیا جائے

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴ پر)

نئی نہر کی کھدائی کا کام شروع ہو گیا

لاہور ۱۸ مئی۔ دریائے راوی کو نہر اپر باری دوآب سے ملانے کے لئے آج جلو کے مقام پر ۲۷ میل لمبی نہر کی کھدائی شروع کر دی گئی۔ سردار شوکت حیات خان اور میاں ممتاز دولتانہ نے کام کا افتتاح کرتے ہوئے کھدائی میں حصہ لیا۔

پاکستان فلسطین میں مسلح فوجی دستے بھیجیگا

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان پارلیمنٹ کی مسلم لیگ پارٹی نے اعراب فلسطین کی مدد کرنے کے لئے جو کمیٹی بنائی تھی۔ اس نے ایک سکیم مرتب کی ہے۔ جس کی رو سے عربوں کو مالی مدد دینے کے علاوہ مسلح دستے طبی مشن اور ایمبولنس کوریں بھی فلسطین بھیجی جائینگی۔ نیز عرب حکومتوں سے مشورہ کیا جائے گا۔ کہ پاکستان کس طرح ان کی زیادہ سے زیادہ مدد کر سکتا ہے۔

فلسطین میں عربوں کی پیشقدمی

قاہرہ ۱۸ مئی۔ عرب فوجوں اور یہودی دارالحکومت تل ابیب کے درمیان دس میل سے بھی کم فاصلہ رہ گیا ہے۔ بیت المقدس میں یہودیوں کی حالت نازک ہو گئی ہے۔ یہودیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ عکہ کی عرب فوج نے ہتھیار ڈال دیئے ہیں۔ مگر ابھی اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان پارلیمنٹ میں سر محمد ظفراللہ خان وزیر خارجہ نے بتایا کہ پاکستان نے چین میں اور چین نے پاکستان میں اپنے سفارتی مشن بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے۔

عنقریب پورا راشن ملنے لگے گا

کراچی ۱۸ مئی۔ پاکستان کے وزیر خوراک پیرزادہ عبدالستار نے ایک بیان میں فرمایا جونہی گندم کی نئی فصل منڈیوں میں آجائے گی۔ مغربی پنجاب میں گیہوں کا راشن پورا کر دیا جائیگا اور راشن کی مقدار میں موجودہ کمی دور ہو جائے گی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور میں طبع کرا کر دفتر میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ
الفضل
۱۹ مئی ۱۹۴۸ء

مغربی اقوام اور فلسطین

فلسطین کی خانہ جنگی مغربی بڑی اقوام کا شاہکار ہے یہ خانہ جنگی ہندوستان اور چین کی خانہ جنگیوں بلکہ تمام دُنیا کی خانہ جنگیوں سے جو اس وقت تک ہو چکی ہیں بالکل الگ نوعیت رکھتی ہے۔

بیس تیس سال پہلے کسی کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ فلسطین میں کبھی ایسی صورت حال پیدا ہو جائے گی کہ یہاں دو مختلف مذاہب کے لوگ فرقہ دارانہ خانہ جنگی میں مصروف ہوں گے۔

اس سے پہلے یہاں عربوں کا پورا پورا تسلط تھا اور یہودی جو آج عربوں کے مدمقابل لاکر کھڑے کر دئے گئے ہیں۔ اتنی تھوڑی تعداد میں تھے اور اتنے کمزور تھے کہ ملک میں ان کا وجود عدم برابر تھا۔ لیکن آج ہم کیا دیکھتے ہیں کہ ساحرانِ مغرب نے اس سرزمین میں ان کو ایک ایسی طاقت بنا دیا ہے کہ انہوں نے اپنی علیحدہ ریاست قائم کر لی ہے اور ملک کے ایک حصہ پر بلا شرکت غیرے پورا پورا تسلط جما لیا ہے۔

یہ اسرائیلی ریاست ایک جزیرہ ہے۔ جو چاروں طرف سے عرب دُنیا سے گھری ہوئی ہے۔ معمولی حالات میں ایسی ریاست کا وجود ایک نہایت ہی دور از قیاس بات سمجھی جاتی لیکن زمانہ حال کا یہ ایک عجیب حادثہ ہے کہ یہ ریاست وجود میں آ گئی ہے اور یہی نہیں کہ وجود میں آ گئی ہے۔ بلکہ دنیا کی موجودہ سب سے بڑی طاقت امریکہ کے علاوہ اور بھی کئی حکومتوں نے اسکو تسلیم کر لیا ہے۔ امریکہ نے تو وہ پابندی بھی جو مشرقی وسطی کو اسلحہ خریدنے کے متعلق لگائی ہوئی تھی۔ محض اس لئے ہٹا دی ہے۔ یہودی جو دنیا میں اس وقت سب سے بڑی مالدار قوم ہے۔ امریکہ کے اسلحہ خرید سکے۔ اور اپنی نوزائیدہ ریاست کو عربوں کے مقابلہ میں قائم رکھ سکے۔ اگرچہ پابندی پہلے ہی برائے نام تھی۔ ملو امریکہ اس پردہ میں یہودیوں کو موثر امداد دینا چاہتا ہے۔ اگرچہ تمام مغربی اقوام اسرائیلی ریاست کی طرف دار ہیں۔ لیکن امریکہ نے تو اس بارے میں نہایت ڈھٹائی سے کام لیا ہے۔ اور وہ اس جزیرہ کو محض اپنی طاقت کے بل پر عربی محیط کے طوفانی تھپیڑوں سے بچانے کا تہیہ کئے ہوئے ہے۔

یہ خیال کہ فلسطین کی خانہ جنگی مغربی طاقتوں میں تیسری عالمگیر جنگ کا باعث ہو گی۔ فی الحال صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ اسوقت تمام بڑی بڑی مغربی طاقتیں متفقہ طور پر اسرائیلی ریاست کے قیام کے حق میں ہیں۔ روس نے بھی اس ریاست کو نہ صرف تسلیم کر لیا ہے بلکہ وہ بھی برطانیہ اور امریکہ کی طرح یو۔این۔او کے فیصلہ کو عملی صورت میں دیکھنے کا دل سے متمنی ہے۔

اس وقت عرب اقوام کے سامنے چند یہودی نہیں ہیں۔ بلکہ تمام یورپ ان کا مخالف ہے۔ برطانوی انتداب کی موجودگی میں یہ قومیں یہودیوں کو برملا مدد نہیں دے سکتی تھیں۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود درخواستوں کے برطانیہ انتداب کی میعاد بڑھانے کیلئے تیار نہیں ہوا۔ الغرض تمام یورپین طاقتوں کے خیال میں اب وقت آن پہنچا تھا کہ جس درخت کا بیج اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے بویا تھا۔ اسکی جڑیں مضبوط کر دی جائیں۔

اس وقت مصر وغیرہ عرب اقوام کی فتحوں کی خبریں آ رہی ہیں۔ اور کہا جاتا ہے کہ اسرائیلی ریاست کا دارالحکومت تل ابیب صرف تیس میل رہ گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مغربی جادوگر عربوں کی فتح کو خواہ کتنی بھی نمایاں کیوں نہ ہو۔ ایک پل میں شکست میں تبدیل کر دینگے جب وہ دیکھیں گے کہ بنی اسرائیل اب ختم ہونے کے قریب ہے تو وہ صلح کرانے کے لئے اپنی فوجیں فلسطین میں داخل کر دیں گے۔ اور عربوں کو اپنی فتح کا کوئی فائدہ نہیں اُٹھانے دینگے۔ عرب فتح سے زیادہ اور کیا کر سکتے ہیں۔ جب انکی فتح کا یہ حال ہے تو خدانخواستہ اگر شکست ہو۔ تو اس کا تو قیاس ہی نہیں کیا جا سکتا۔ فی الحال وہ صرف اپنی شہ دے کر یہودیوں کو اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ کھڑے ہو گئے تو فبہا۔ ورنہ دوسرا حربہ تو یقینی ہے۔

اسلئے اس وقت تمام اسلامی ممالک کے سامنے ایک نہایت اہم مہم درپیش ہے اگر اسرائیلی ریاست مستحکم ہو گئی۔ تو یقینی طور پر یہ اسلامی دنیا کے لئے ایک عظیم خطرہ ثابت ہو گی۔ اس کی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اتنا ہی سمجھ لینا کافی ہے کہ ایشیا میں یہ مغربی اقوام کا ایک ایسا مستقل اڈہ بن جائے گا۔ جہاں سے تمام وسطی ایشیا کو زیر اقتدار رکھا جا سکے گا۔ اور اسلامی ممالک کو رہی سہی آزادی بھی ایک خواب بن جائیگی اس لئے اس وقت تمام اسلامی ممالک کو چاہیئے کہ وہ متحدہ محاذ قائم کریں اور اپنے عمل سے دکھا دیں کہ عربی دُنیا کے جسم پر اسرائیلی پھوڑے کو پنپنے نہیں دیا جا سکتا۔

لاہور کا عجائب گھر

لاہور کے عجائب گھر کی تقسیم بھی ایک عجیب و غریب واقعہ ہے۔ معلوم نہیں کہ جب کلکتہ کے عجائب گھر کو مشرقی اور مغربی بنگال میں تقسیم نہیں کیا گیا۔ تو لاہور کے عجائب گھر کو کیوں قابل تقسیم تسلیم کر لیا گیا ہے۔ یا تو کلکتہ کا عجائب گھر بھی تقسیم ہونا چاہیئے تھا۔ ورنہ جو اصول اس کو نہ تقسیم کرنے میں مدنظر رکھا گیا تھا۔ اس کے مطابق لاہور کے عجائب گھر کا بھی فیصلہ ہونا چاہیئے تھا۔

سُنا گیا ہے کہ بعض نہایت قیمتی چیزیں مشرقی پنجاب کے حصہ میں دے دی گئی ہیں۔ ان ہی اشیاء میں سے مغل آرٹ کے چند بہترین نمونوں کے علاوہ چار سو سال قبل ہرات کی قلمی "گلستان" اور "بوستان" بھی مشرقی پنجاب کو دے دی گئی ہیں حیرانی ہے کہ جو ملک فارسی تو کیا اُردو کو بھی اس جرم میں دیس نکالا دے رہا ہے کہ اس میں فارسی کے چند الفاظ پائے جاتے ہیں۔ گلستان بوستان کا یہ نادر و نایاب نمونہ کس غرض سے اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہے۔

ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ تقسیم کرنے والے ثالث کو یہ کیا سوجھی۔ کہ ایسی چیزیں جن سے نہ صرف مشرقی پنجاب والوں کو کوئی دلچسپی نہیں بلکہ ایک طرح کی نفرت ہے کیوں مشرقی پنجاب کے حصہ میں ڈال دی ہیں۔ ہمیں تو اسمیں سوا ضد کی سپرٹ کے اور کوئی چیز کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتی۔ کہ خواہ کوئی چیز ہمارے کام کی ہے یا نہیں فریق مخالف کو نقصان پہنچانے کے لئے اس کو لے لیا جائے۔ اگر یہ چیزیں ابھی منتقل نہیں ہوئیں۔ تو بہتر ہے۔ کہ اس معاملہ پر پھر دوبارہ غور کرنے کے لئے ایک کمیٹی بنائی جائے۔ اور اس معاملہ کو ازسرنو طے کیا جائے۔

تجارتی اخلاق

کام ہمیشہ اہل کو دیا جاتا ہے جس کام کے کرنے کا آپ ارادہ اور عزم رکھتے ہیں اُس کی اہلیت بھی پیدا کریں۔ تجارت مال و دولت کی کنجی ہے لیکن یہ کام جس قدر نفع مند ہے اُسی قدر مشکل بھی ہے اس کام میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ انسان کے اندر مندرجہ ذیل خوبیاں و اخلاق پائے جائیں:۔

(۱) چستی اور بہادر دل:۔ مارکیٹ کے اُتار چڑھاؤ کے وقت ایک تاجر کو جس وقت علم ہوتا ہے کہ فلاں چیز مہنگی ہو گئی ہے وہ موٹر کار پر سوار ہوتا ہے تمام چھوٹے تاجروں وغیر تاجروں سے ایک گھنٹہ میں ہزاروں روپے کا سودا خرید کر جاتا ہے۔ اور وہ ایک گھنٹہ میں اتنا روپیہ کما جاتا ہے جو اُس کے چھ ماہ کے خرچ کے لئے کافی ہو۔ چستی اور بہادر دل یہ ایک تاجر کی پہلی صفات ہیں۔

۲۔ امانت و دیانت:۔ یہ تجارت کی ایک روح ہیں۔ جب تک ایک تاجر کے اندر یہ صفات نہ پائی جائیں کوئی اُس کے ساتھ لین دین نہیں کر سکتا۔ یہی وہ صفات ہیں۔ جن کو مغربی اقوام استقلال کے ساتھ ہاتھ میں تھامے ہوئے ہیں۔ اور ان کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہے۔

(۳) القرض مقراض المحبۃ:۔ قرض لینا دینا مذہب تجارت میں بالکل ناجائز اور باعث نقصان و عداوت ہے حتی الوسع اس مرض سے بچنا چاہیئے۔ نہ ہی سودا قرض پر خریدا جائے اور نہ ہی فروخت کیا جائے۔

(۴) استقلال:۔ جس کام کو تجارت کیلئے منتخب کیا ہے۔ اس پر جمے رہو۔ استقلال اختیار کرو۔ ایک وقت آئیگا۔ کہ ان اشیاء کی ضرورت کے لئے لوگ صرف آپ کے پاس ہی آئیں گے۔

(۵) ہر وقت اپنے پاس نوٹ بک اور پنسل موجود رکھیں جو فرمائش ہے اسکو وقت مقررہ پر سپلائی کریں۔ ورنہ اعتبار اٹھ جائے گا۔ مجاھد

خطبہ جمعہ (نمبر ۱۳۰)

ہماری جماعت کو خدا تعالیٰ نے اسلئے قائم کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے

ایمان خدا تعالیٰ کے ماموروں پر ایمان لائے بغیر پیدا نہیں ہوتا

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۷ مئی ۱۹۴۸ء رتن باغ لاہور

(مرتبہ:۔ عبدالحمید صاحب آصف)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

اسہال کی کئی روزہ تکلیف کے بعد مجھے کچھ آرام آیا تھا کہ کل سے ملیریا کا حملہ شروع ہو گیا ہے جس کی وجہ سے حرارت اور طبیعت میں بے چینی پائی جاتی ہے۔ گو بخار تو کوئی زیادہ معلوم نہیں ہوتا لیکن کیفیتیں سب بخار والی ہیں۔ منہ کا مزہ نہایت خراب ہے جیسے کوئی دھات منہ میں رکھی ہوئی ہو۔ پیاس کی شدت اعضاء کا ٹوٹنا اور جسم میں درد یہ سب باتیں پائی جاتی ہیں۔ حرارت کل جو معلوم ہوتی تھی۔ وہ تو اچھی خاصی تھی۔ لیکن آج سے چونکہ کونین کھا رہا ہوں اس لئے حرارت معلوم نہیں ہوتی لیکن باقی کیفیتیں سب چلی آ رہی ہیں۔

میں نے جماعت کو اس امر کی طرف

بار بار توجہ

دلائی ہے۔ کہ اب بدلے ہوئے حالات میں ان کو بدلا ہوا رویہ اختیار کرنا چاہیئے دنیا کے ہر اہم حادثہ پر انسان کے اندر طبعی طور پر کچھ تغیر پیدا ہو جاتا ہے آدمی بیٹھا ہوا ہوتا ہے۔ ایک عزیز یا قریبی پاس سے گزرتا ہے تو معاً اس کی چہرہ کی رنگت متغیر ہو جاتی ہے اس کی آنکھیں اُس کی آنکھوں کی طرف پھر جاتی ہیں۔ کوئی بڑا آدمی گزر رہا ہوتا ہے۔ تو اس کے لئے وہ اپنی جگہ سے کھڑا نہیں ہوتا تو کم از کم اپنی جگہ سے ہل ضرور جاتا ہے۔ کبھی وہ چار انچ ہی ہلتا ہے کبھی وہ اپنے رُخ کو بدل لیتا ہے اور اس طرح یہ ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ کہ میں نے آپ کی آمد کو محسوس کیا ہے۔

خدا تعالیٰ کی طرف سے جو عظیم الشان ابتلاء آیا کرتے ہیں وہ

خدا کی آمد

کہلاتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَأَتَى اللَّهُ بُنْيَانَهُمْ مِنَ الْقَوَاعِدِ

(سورۃ نحل رکوع ۴) خدا اُن کے گھروں کی بنیادوں کے پاس آیا ہے۔ مطلب یہ کہ خدا نے ان کے گھروں کی بنیادوں کو اُکھیڑ کر پھینک دیا۔ گویا خیالات کو اُکھیڑ کر پھینکنے کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنا آنا قرار دیا ہے۔ گذشتہ ایام میں مسلمانوں پر جو عذاب آیا ہے۔ اس میں کروڑوں لوگ خانماں برباد ہو گئے ہیں کہا جاتا ہے کہ ۶۷ لاکھ آدمی مشرقی پنجاب سے مغربی پنجاب میں آیا ہے اور ہندو بھی اس بات کے مدعی ہیں کہ ۶۰ لاکھ آدمی مغربی پنجاب سے مشرقی پنجاب میں آ چکا ہے یہ ایک کروڑ چھبیس لاکھ ہو گیا۔ مگر اس کے علاوہ اور آبادیاں بھی ہیں۔ جو اپنی جگہ سے ہلی ہیں۔ بعض آبادیاں ایسی ہیں جو سندھ حیدرآباد چلی گئی ہیں۔ بعض مشرقی بنگال چلی گئیں ہیں۔ بعض مغربی بنگال چلی گئی ہیں۔ پھر کئی آبادیاں ایسی ہیں جو دہلی کی طرف چلی گئی ہیں۔ کئی آبادیاں ریاستوں سے نکل کر ہندوستان میں چلی گئی ہیں۔ یا اور مختلف ریاستوں سے دوسری جگہ چلی گئی ہیں۔ ان سب کو اگر شامل کر لیا جائے۔ تو یہ تعداد

دو کروڑ سے اوپر

چلی جاتی ہے۔ اتنا عظیم الشان تغیر یقیناً اس بات کا حقدار ہے۔ کہ ہم کہیں کہ خدا آ گیا۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ اس خدا کے آنے کا ہم پر کیا اثر ہوا۔ خدا تو آیا۔ لیکن کیا ہم میں ایک معمولی رئیس یا ایک معمولی افسر یا ایک معمولی دوست کے آنے پر جو حرکت ہمارے اندر پیدا ہوتی ہے۔ کیا کم سے کم اتنی ہی حرکت خدا کی آمد پر ہمارے اندر ہوئی ہے میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ نہیں بلکہ میں تو دیکھتا ہوں۔ کہ بہت سے لوگوں کی حالت پہلے سے بھی گر گئی ہے میرا خیال ہے کہ مسلمانوں میں سے پہلے سو میں سے پچاس آدمی ایسے ہوتے تھے جو دوسروں کا مال ہتھیا لینا ناجائز سمجھتے تھے۔ لیکن اس تباہی کے بعد یہ نیکی جو کسی حد تک قائم تھی۔ اب

بالکل برباد

ہو چکی ہے۔ اب سو میں سے ننانوے بلکہ اس سے بھی زیادہ ایسے لوگ نکلیں گے جو دوسروں کے مال کو ہتھیا لینا جائز سمجھیں گے کروڑوں کروڑ روپے کا مال ہندو اور سکھ مغربی پنجاب میں چھوڑ گئے ہیں اور کروڑوں کروڑ روپے کا مال مسلمان مشرقی پنجاب میں چھوڑ کر ادھر آئے ہیں۔ ان کا مال ان کے قبضہ میں ہے اور ان کا مال اُن کے قبضہ میں ہے مگر ہر ایک اپنے نفس کو یہ کہہ کر تسلی دے لیتا ہے کہ انہوں نے بھی تو ہمارا لوٹا تھا۔ حالانکہ تمہارا مال جس نے لوٹا تھا وہ اور تھا اور جس کا مال تم نے لوٹا ہے وہ اور ہے بلکہ بعض دفعہ تمہارا مال لوٹا ہی نہیں گیا۔ صرف تم ہی لوٹنے والے ہو۔ مثلاً بعض لوگوں کو گورنمنٹ کی طرف سے کارخانے ملے ہیں۔ کارخانہ ملنے کے یہ معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ مشرقی پنجاب میں اپنا کارخانہ چھوڑ آیا ہے اور چونکہ اس کا کارخانہ سکھوں اور ہندوؤں کے قبضہ میں ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ اسے سکھوں اور ہندوؤں کا چھوڑا ہوا کارخانہ دیا جائے کارخانے ملنے پر یہ کارروائی کی جاتی ہے۔ کہ ان پر قبضہ کرنے کے بعد

کارخانے کا سامان

چوری چوری بیچتے چلے جاتے ہیں مجھے تعجب آتا ہے کہ ان چیزوں میں صرف غیر احمدی ہی شامل نہیں بلکہ بعض احمدی بھی شامل ہیں اور یہ دھوکہ بازیاں صرف غیر احمدی ہی نہیں کر رہے۔ بلکہ احمدیوں کا ایک طبقہ بھی کر رہا ہے۔ مگر ان کی ضمیر ان کو کوئی ملامت نہیں کرتی مجھے معلوم ہے کہ بعض ایسے احمدیوں نے یہاں کارخانوں پر قبضہ کیا ہوا ہے جن کا مشرقی پنجاب میں کوئی کارخانہ نہیں تھا مجھے کئی ایسے احمدی معلوم ہیں۔ جنہوں نے جو کچھ چھوڑا تھا۔ اس سے بہت زیادہ مال انہوں نے ادھر لے لیا ہے۔ یہی حال دوسرے مسلمانوں کا ہے۔ احمدیوں کو تو تعصب کی وجہ سے ابھی کم ملا ہے۔ لیکن اگر تعصب کے ہوتے ہوئے بعض احمدیوں کو اتنا کچھ مل گیا ہے۔ تو اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ دوسروں کو کیا کچھ ملا ہوگا۔ مجھے

ایسے لوگ

معلوم ہیں۔ جو وہاں صرف دس بیس ہزار کا کارخانہ چھوڑ کر آئے تھے۔ مگر یہاں آ کر ان کو ایسے کارخانے مل گئے ہیں جن کی روزانہ آمد دس دس ہزار روپیہ ہے۔ یہ اور بات ہے کہ کام کی خرابی کی وجہ سے انہیں اتنا نفع نہ ہو۔ لیکن بہرحال وہ جائداد جو یہاں آ کر ان کو ملی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی ان کے پاس وہاں نہیں تھا۔ غرض دنیا کی محبت نے دلوں پر اس قدر غلبہ پا لیا ہے۔ کہ انسان خدا تعالیٰ کو بالکل بھول گیا ہے۔ باقی لوگ اگر بھول جائیں تو اس میں تعجب کی بات نہیں۔ کیونکہ ان کے بھولنے کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مبعوث ہوئے ہیں۔ لیکن اگر ہماری جماعت بھی بھول جائے تو یہ نہایت ہی

قابلِ افسوس بات

ہوگی۔ ہماری جماعت کو تو خدا نے اس لئے قائم کیا ہے۔ کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم کرے۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ دین کی محبت ابھی بہت کم ہے۔ اور دنیا کی محبت بہت زیادہ ہے۔ اور بڑے افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ ایک کان سے سنتے اور دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ اگر تو کہنے والا کوئی نہ ہوتا تب بھی کوئی بات تھی۔ لیکن کہنے والا موجود ہے اور کہنے والی بات بھی ہے۔ اور پھر جن قصوروں اور غفلتوں کی وجہ سے ایسی باتیں کی جاتی ہیں وہ بھی موجود ہیں مگر باوجود اس کے کہ وہ قصور موجود ہیں جن کا دور کرنا ضروری ہے۔ باوجود اس کے کہ وہ نصائح موجود ہیں جن سے

دلِ صاف

ہوا کرتے ہیں۔ باوجود اس کے کہ وہ آدمی موجود ہیں

جو دیانتداری اور سچائی سے دوسروں تک باتیں پہنچاتے ہیں۔ پھر بھی سننے والا ایک کان سے سنتا ہے۔ اور دوسرے کان سے نکال دیتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ

یہ بات میرے لئے نہیں

بلکہ دوسروں کے لئے ہے۔ اس کا مخاطب میں نہیں بلکہ اور لوگ ہیں۔ اور ہر شخص سمجھتا ہے۔ کہ ابھی وقت نہیں آیا۔ کہ میں ان باتوں کی طرف توجہ دوں۔ مگر وہ وقت کب آئے گا۔ وہ کونسی گھڑی ہوگی۔ جب تم اپنی حالتوں کو غور سے دیکھو گے۔ اور اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کی کوشش کرو گے۔

حقیقی عیب اور سب سے بڑا عیب یہی ہوتا ہے۔ کہ انسان کو خدا پر ایمان نصیب ہو۔ جب خدا تعالےٰ پر سچا ایمان نصیب ہو جاتا ہے۔ تو ساری باتیں سمجھ میں آنے لگتی ہیں۔ اور سارے نقائص خود بخود نظر آنے لگتے ہیں۔ ایمان ہی وہ سرمہ ہے۔ جس کے لگنے سے ساری

دنیا کے خزانے

نظر آنے لگ جاتے ہیں۔ اگر ایمان کا سرمہ آنکھوں میں لگا ہوا ہو۔ تو وہ ہزاروں ہزار عیب جو پوشیدہ ہوتے ہیں وہ ابھر آتے ہیں ظاہر ہو جاتے ہیں کھل جاتے ہیں۔ اور اس کی آنکھیں ان عیوب کو دیکھنے کے قابل ہو جاتی ہیں جو اس کے اندر پوشیدہ ہوتے ہیں۔ لیکن اگر ایمان نہ ہو تو آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے گناہ بھی نظر نہیں آتے۔ اگر ایمان نہ ہو۔ تو حرکت کرنے والی خطائیں بھی ایسی پوشیدہ رہتی ہیں۔ جیسے

نابینا کے سامنے

بڑی موٹی چیز۔ مگر ایمان خدا تعالےٰ کے مامور پر ایمان لائے بغیر پیدا نہیں ہوتا۔ ایمان کے حصول کا اس سے زیادہ قیمتی نسخہ دنیا میں اور کوئی نہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے مامور کو مانا جائے مگر یہ سب سے زیادہ قیمتی نسخہ جس سے بے ایمانی کا مریض بھی اچھا ہو جاتا ہے۔ تمہیں میسر آچکا ہے۔ اگر اس آخری نسخہ سے بھی تمہاری بیماریاں دور نہیں ہوئیں تو اور کس نسخہ سے تمہیں شفا حاصل ہوگی۔ دنیا کی اور سب چیزیں ہر وقت میسر آسکتی ہیں۔ عام مولوی بھی ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ نصیحتیں بھی ہر وقت موجود رہتی ہیں۔ اور کسی نہ کسی حد تک نصیحتیں کرنے والے بھی موجود رہتے ہیں۔ مگر ایک چیز ہے جو کبھی کبھار میسر آتی ہے بڑی خوش قسمتی سے میسر آتی ہے اور بڑے عرصہ کے بعد میسر آتی ہے۔

اور وہ اللہ تعالےٰ کے نبیوں کی بعثت ہوتی ہے سینکڑوں سال تک دنیا امیدیں لگائے بیٹھی رہتی اور سینکڑوں سال تک وہ لوگ جن کے دلوں میں

خدا کی محبت

ہوتی ہے۔ اس کے فضل کی بارش کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ اور آہیں بھرتے ہوئے اس دنیا کو گزر جاتے ہیں۔ آخر ایک لمبے عرصہ کے بعد خدا تعالےٰ کے فضل کی بارش برستی ہے۔ اور اس کا مامور دنیا میں آتا ہے۔ یہ وہ آخری نسخہ ہے جس کے بعد کوئی نسخہ نہیں۔ یہ وہ آخری علاج ہے جس کے بعد کوئی علاج نہیں۔ جو شخص اس علاج سے بھی شفا نہیں پاتا۔ وہ موت کے گھاٹ اترتا ہے۔ اس دنیا کی موت نہیں۔ بلکہ وہ موت جو

روحانی موت

ہے۔ اور جو ابدالآباد کے جہنم میں انسان کو گرا دیتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ الحمی من فیح جھنم فابردوھا بالماء (بخاری جلد ۴ کتاب الطب) اسی طرح فرماتے ہیں۔ گرمی کا موسم جہنم کا ایک سانس ہے۔ دیکھو بخار کے وقت ہماری کیا حالت ہو جاتی ہے۔ کس طرح اچھے بھلے اور تندرست انسان کام سے عاجز آجاتے ہیں۔ ان کی حرکات محدود ہو جاتی ہیں۔ اور گرمی کی شدت سے وہ بلبلاتے اور تڑپتے ہیں۔ مگر یہ ساری چیزیں وہ ہیں۔ جن کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ یہ اس آگ کا صرف ایک سانس ہیں۔

اصل آگ نہیں

جہاں لوگ اس سانس کو برداشت نہیں کر سکتے وہاں بڑی خوشی سے وہ اس بات کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ایک ایک دن گن رہے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی بداعمالیوں اور خطاؤں سے اس چیز کو قریب لانے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں۔ جس کا قیاس کر کے بھی انسان کا دل گھبرا جاتا ہے۔ یعنی وہ اپنی کوششوں اور تدبیروں کے ساتھ دن بدن لحظہ بہ لحظہ۔ گھنٹہ بہ گھنٹہ اور سیکنڈ بہ سیکنڈ خدا کے دوزخ کو قریب تر لا رہے ہوتے ہیں۔ کون انسان ایسا کر سکتا ہے یقیناً کوئی نہیں۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ لوگ ایسا کرتے ہیں۔ پھر کیا جانتے اور بوجھتے ہوئے کوئی ایسا کر سکتا ہے؟

درحقیقت اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ کہ انہوں نے خدا تعالےٰ کو نہیں جانا۔ انہوں نے خدا تعالےٰ کو نہیں سمجھا۔ اور انہوں نے خدا تعالےٰ کی شان کو نہیں پہچانا۔ وہ اس جماعت میں داخل ہوئے تو اس طرح کہ انہوں نے سُنا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے دلوں میں شوق پیدا ہوا۔ کہ آؤ ہم اس

نئی چیز کا تجربہ

کریں۔ اور اس طرح وہ اس جماعت میں شامل ہو گئے مگر انہوں نے اپنے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہ کی۔ اگر ہم ایمان کی آنکھ سے دیکھیں تو درحقیقت وہ انسان نہیں بلکہ درندے ہیں۔ گویا ہماری مجلسوں میں جب ایسے لوگ اکٹھے ہوتے ہیں۔ تو کیا ہوتا ہے۔ درحقیقت وہ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے تھیٹر کے ایکٹر۔ بظاہر وہ انسان نظر آتے ہیں۔ لیکن درحقیقت وہ ویسے ہی جانور ہوتے ہیں۔ جیسے جنگل کے جانور صرف ان کی شکلیں انسانوں سے ملتی ہیں۔ دل انسانوں کے سے نہیں۔ اگر ان کے دل انسانوں جیسے ہوتے۔ تو اس عظیم الشان ابتلاء کے بعد ان کے دلوں میں ضرور تبدیلی پیدا ہوتی۔ اگر ان ابتلاؤں اور مصیبتوں کے بعد بھی ہمارے اندر کوئی تبدیلی پیدا نہیں ہوتی۔ اگر پھر بھی ہم غفلتوں سے باز نہیں آتے۔ اگر خدا کا گھر اجڑتا ہے تو ہمارے دلوں میں کوئی حرکت پیدا نہیں ہوتی۔ لیکن ہم کوشش یہ کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے گھروں کو آباد کریں۔ تو

جامعہ احمدیہ۔ احمد نگر میں جناب ڈپٹی کمشنر صاحب ضلع جھنگ کی تشریف آوری

جامعہ احمدیہ کو یقیناً اس بات پر سچا فخر ہے۔ کہ وہ خالصتہً ایک دینی ادارہ ہے اور اس کے اندر ہر نوع کے انسان کے لئے جاذبیت ضرور ہے۔ جہاں دینی امور سے دلچسپی رکھنے والے لوگ اس کی مساعی سے حیران ہیں وہاں دنیا دار لوگ بھی اس الحاد اور دہریت کے زمانے میں اس کے مقصد اعلائے کلمۃ اللہ سے تعجب میں پڑ جاتے ہیں

چنانچہ اکثر بڑے بڑے ذی وجاہت اور اعلیٰ مرتبت انسان اس درسگاہ میں آتے رہتے ہیں۔ اور مفید اثرات لیکر یہاں سے جاتے ہیں۔ ۲ مئی کا دن بھی ایک دلچسپ دن تھا۔ کہ۔ جب ہمارے ضلع جھنگ کے سب سے بڑے حاکم جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر جامعہ احمدیہ احمدنگر میں تشریف لائے۔

آپ پونے گیارہ بجے کے قریب بذریعہ کار چنیوٹ سے باوجود گوناگوں مصروفیات کے جامعہ احمدیہ میں تشریف لائے۔ آپ کے اعزاز میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت ہمارے محترم بزرگ سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے فرمائی۔

تلاوت و نظم کے بعد جناب پرنسپل صاحب نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جامعہ احمدیہ کی غرض و غائیت اس کی تبلیغی مساعی اس کے فارغ التحصیل طلبہ کا غیر ممالک میں جانا اس کے موجودہ طالب علموں کا ان مشکلات میں استقلال وغیرہ کے متعلق تقریر فرمائی۔ اور جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ کی اس تعارفی تقریر کے بعد صدر اجلاس نے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر سے درخواست کی کہ وہ اپنے مفید خطاب سے اساتذہ و طلبہ کو نوازیں

چنانچہ جناب ڈپٹی کمشنر صاحب طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "آپ لوگوں کا مقصد نہائیت اعلیٰ اور ملند ہے۔ آپ لوگوں نے غیر ممالک میں جانا ہے وہاں جاکر اس بات کو ضرور مدنظر رکھیں کہ غیر ممالک کی جو توقعات پاکستان کے اسلامی سلطنت ہونے سے اسکے ساتھ وابستہ ہیں وہ پوری ہوں۔ اور اس امتیاز کو ضرور قائم رکھیں۔ کہ یہ تمام سلطنتیں اسلامی ہیں اور یہ تمام ممالک ایک ہی شیرازہ میں منسلک رہیں

آپ نے کہا۔ عقائد کا اختلاف ہمیں اس بات پر مجبور نہیں کرتا کہ ہم ایک دوسرے سے رواداری سے پیش نہ آئیں۔ آپ کے اس خطاب کے بعد صدر اجلاس جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے فرمایا جناب ڈپٹی کمشنر صاحب کے ہم ممنون ہیں کہ انہوں نے باوجود اپنی انتہائی مصروفیات کے ہمارے ہاں قدم رنجہ فرمایا آپ نے کہا۔ ہماری تو فطرت اور تعلیم ہی یہ ہے۔ کہ باوجود اختلاف عقائد کے ہم دوسرے لوگوں سے نہائیت رواداری سے پیش آئیں چنانچہ آپنے اپنے قید کے زمانے کی بعض مثالیں بھی پیش کیں۔ نیز مختصر طور پر ان خدمات کا ذکر کیا۔ جو احمدی مبلغوں اور نوجوانوں کے ذریعہ سے مملکت پاکستان کی توسیع پذیر ہوئی۔ صدر اجلاس کے دعا کرانے پر جلسہ برخاست ہوا۔ اور قریباً پونے گھنٹہ کے بعد محترم ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر بذریعہ کار تشریف لے گئے۔

جلسہ میں علاوہ مقامی و مضافات کے احباب جناب مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے اور جناب سید محمود اللہ شاہ صاحب چنیوٹ بھی شریک ہوئے۔ خاکسار محمد شفیع اشرف سیکرٹری اشاعت جامعہ احمدیہ احمدنگر جھنگ

سیروا فی الارض

(از مکرم صاحبزادہ عباس احمد خانصاحب)

سیاحت کے متعلق قرآن شریف میں تاکید آئی ہے۔ اور قرون اولیٰ کے مسلمان اسی حکم کے پیش نظر اکناف عالم میں نکل گئے اور اسی وجہ سے دنیا کے ہر خطہ میں آج ہمیں مسلمان نظر آتے ہیں۔ اور نہ صرف یہ کہ اس وجہ سے اسلام دنیا میں پھیل گیا۔ بلکہ ایک اور بڑا فائدہ جو مسلمانوں کو ہوا وہ یہ تھا۔ کہ انکی قومی زندگی کا زمانہ بہت لمبا ہوگیا۔ مسلمانوں نے ۱۱۵۰ سال بڑے رعب اور دبدبہ کے ساتھ حکومت کی ہے۔ اور یہ اس وجہ سے ہوا کہ جب ہی ایک خاص خطہ میں مسلمان کمزور ہو جاتے۔ تو دوسرے خطہ میں مسلمان پنپنے شروع ہو جاتے۔ اگر اسلام صرف ایک ہی خطہ ارض میں بند رہتا۔ تب پھر ان کی زندگی کا زمانہ اتنا لمبا نہ ہوتا۔ یہی سبق یورپین اقوام نے مسلمانوں سے سیکھا آج اُن کو بھی فائدہ پہنچ رہا ہے یورپ میں ان پر تنزل شروع ہوا۔ تو اب امریکہ اس کا سہارا بن گیا۔ اسی طرح آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ اور ساؤتھ افریقہ میں جو انگریزی سلطنت کے ستون کے طور پر کام دے رہے ہیں۔

اسلام ہی ہے جس نے سیاحت کا دروازہ کھولا ہے اسلام سے پہلے سیاحت کی طرف بہت کم توجہ تھی۔ بلکہ بعض مذاہب تو سیاحت سے منع بھی کرتے تھے لیکن چونکہ اسلام عالمگیر مذہب تھا اس لئے سیاحت پر خاص زور دیا۔ اور اس کے فوائد ہمارے سامنے ہیں۔ کس طرح مسلمانوں نے اور پھر یورپین اقوام نے اس ہدایت پر عمل کرتے ہوئے فائدہ اُٹھایا۔

احمدیت آج پھر انہی بنیادوں پر اُٹھی ہے جن پر کہ اسلام کو آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے اٹھایا گیا تھا۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم بھی اس سبق کو سیکھیں جو کہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے قرآن کریم سے سیکھا۔

اسوقت بہت بڑی اکثریت احمدیوں کی صرف ہندوستان میں ہے ہندوستان سے باہر باقی ممالک میں بہت تھوڑے احمدی ہیں۔ اور پھر ان ممالک میں جو احمدی ہیں .... وہ وہاں کے مقامی احمدی ہیں۔ ہندوستان سے گئے ہوئے احمدی نہیں جنہوں نے کہ براہ راست مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء اور صحابہ سے تربیت حاصل کی ہو۔ جسکی وجہ سے وہ احمدیت کی صحیح اشاعت کرنے کے قابل نہیں۔ اور خدانخواستہ اگر کبھی ہندوستان میں احمدی ختم کر دئے گئے۔ تو یہ لوگ احمدیت کو صحیح رنگ میں دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکینگے۔

زمانہ کے حالات اس قدر جلد جلد بدل رہے ہیں۔ کہ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ کہ دُنیا میں کیا ہونے والا ہے۔ گذشتہ پنجاب کے فسادات میں ہی کم از کم پانچ چھ لاکھ مسلمان مارا گیا ہے۔ اور انڈیا میں جو اب چار کروڑ مسلمان رہ گیا ہے۔ اس کا معلوم نہیں کیا حشر ہوگا۔ مگر ہندو برسر اقتدار رہے اور مزید طاقت پکڑ گئے۔ تو قیاس یہی کہتا ہے کہ وہ مسلمانوں کو ختم کرنے کی کوشش کرینگے۔ کم از کم وہ یہ تو ضرور کرینگے کہ وہ مسلمانوں کو ہندو بنادیں۔ ان حالات میں ان کا مقابلہ کرنے والے صرف احمدی ہونگے۔ لیکن ہم نے دیکھا ہے کہ جس قوم نے آسانی کے ساتھ پانچ چھ لاکھ مسلمان مار دیا۔ اس کے لئے کیا مشکل ہوگا اگر تین چار لاکھ احمدیوں کو موت کے گھاٹ اتار دے یہ کہا جاسکتا ہے۔ کہ پاکستان میں احمدی کافی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ پاکستان بھی محفوظ نہیں ہے۔ پاکستان کی زندگی کشمیر کے ساتھ ہے اگر کشمیر گیا تو پھر پاکستان بھی نہیں رہیگا۔ ایسا نہ بھی ہوا۔ تب بھی ہماری گذشتہ تاریخ بتاتی ہے۔ مسلمانوں کا ایک حصہ ہندوؤں سے بھی زیادہ ہمارا دُشمن ہے خدانخواستہ اگر وہ کبھی برسر اقتدار آگیا تو پھر اس کے لئے بھی کیا مشکل ہوگا۔ کہ وہ دو تین لاکھ احمدیوں کو تہ تیغ کر دے

مندرجہ بالا حالات جو میں نے تحریر کئے ہیں قیاس بعید کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے بلکہ ماضی قریب کے حالات بتا رہے ہیں کہ یہ واقعات عین ممکن ہیں۔

ان حالات کو دیکھتے ہوئے کیا ہمارے دل میں تشویش پیدا نہیں ہونی چاہیئے۔ کہ ہم احمدیت کی فکر کریں۔ اور اس کی اشاعت اور اس کو محفوظ کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں ہندوستان سے باہر غیر ممالک میں نکل جائیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر اللہ تعالےٰ اپنی بے انتہا رحمتیں اور برکتیں نازل کرے کہ آپنے ان حالات کو پہلے تاڑ لیا تھا۔ اور اسی وجہ سے آپ نے جنگ کے فوراً بعد مبلغین کو تمام ملکوں میں پھیلا دیا۔ اور یہاں تک کہا کہ اگر کسی کو سمندری جہاز میں جگہ نہ مل سکی۔ تو اس کو ہوائی جہاز کے ذریعہ بھیجا۔ اور اسبات کی پرواہ نہ کی کہ اخراجات زیادہ ہوتے ہیں۔

جن لوگوں کو حضرت امیر المومنین نے ممالک غیر میں بھیجا وہ تو سلسلہ کے خرچ پر گئے تھے۔ مگر سلسلہ زیادہ تعداد میں مزید لوگوں کو اپنے خرچ پر نہیں بھیج سکتا۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ احمدیوں میں یہی وقت کی نزاکت کا احساس پیدا ہو۔ وہ اسلام اور احمدیت کی خاطر ممالک غیر میں نکل جائیں۔ میں سمجھتا ہوں۔ ہر گھر جس کے پاس کچھ روپیہ ہے وہ اپنے گھر میں سے ایک دو نمائندے ضرور بھجوا دے۔

اگر وہ ایسا کرینگے۔ تو نہ صرف یہ کہ احمدیت اور اسلام کی وہ خدمت کر رہے ہونگے بلکہ وہ اپنا بھی فائدہ کر رہے ہوں گے روپیہ اور جائداد کا ایک جگہ رکھنا آجکل کے حالات کے لحاظ سے خطرہ سے خالی نہیں اسلئے اگر ہم اپنے آدمیوں اور روپے کو پھیلا دیں تو بہت محفوظ ہو سکتے ہیں۔ تاجروں کے لئے تو اپنے نمائندے باہر بھجوانا اسلئے بھی مفید ہوگا کیونکہ اس طرح ان کی تجارت فروغ کریگی اور ان کی تجارت کی ساکھ بیرونی تجار تسلیم کرنے لگینگے میں نے دیکھا ہے کہ وہ فرمیں جن کے نمائندے خود باہر ممالک میں ہوتے ہیں۔ ان ملکوں میں ان کی ساکھ زیادہ ہوتی ہے اور تاسمانیہ وغیرہ اور تاسمانیہ کی تجارت بھی زیادہ عمدگی کے ساتھ کر سکتے ہیں۔ میرا اندازہ ہے کہ پانچ چھ ہزار روپے کے ساتھ دنیا کے ہر خطہ میں انسان جاکر بس سکتا ہے۔ یہ اندازہ یورپین ممالک اور امریکہ کے معیار رہائش کی بنا پر ہے۔ انگلستان میں میں نے ایسے ہندوستانی دیکھے ہیں۔ جو بہت ہی غربت کی حالت میں ہندوستان سے گئے ہیں۔ لیکن اب وہ لاکھوں روپے کے مالک ہیں۔ ابتداء میں انہیں بڑی مشکلات کا سامنا پڑا۔ لیکن آہستہ آہستہ تجربہ کے ساتھ اب بڑی معقول آمدنیاں پیدا کر لیتے ہیں۔ بعض لوگ تو ایسے بھی ملینگے۔ جو کچھ بھی سرمایہ اپنے ساتھ لیکر نہیں گئے۔ بلکہ جہازوں میں نوکر ہو کر وہاں پہنچ گئے۔

آجکل کے حالات کے لحاظ سے اگر کسی کو توفیق ملے تو U.S.A اور جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا جانا زیادہ مفید ہو سکتا ہے۔ U.S.A میں تو تجارت اور تحصیل علم و ہنر کے بہت مواقع ہیں۔ اور جنوبی امریکہ اور آسٹریلیا وہ علاقے ہیں جو ابھی آباد کئے جا رہے ہیں اور آئندہ عالمگیر جنگ کی تباہی سے غالباً یہ زیادہ محفوظ رہیں گے۔ ان کے علاوہ مشرقی افریقہ میں بھی آباد ہونے کے بڑے مواقع ہیں۔ اور آئندہ جنگ کی صورت میں یہ ملک بھی انشاء اللہ ایک حد تک تباہی سے محفوظ رہینگے۔

پس احمدیت کے مفاد کے پیش نظر اور ہر شخص کے اپنے مفاد کے پیش نظر اگر اس کو توفیق ہو تو اپنے خاندان۔ نسل اور روپیہ کو ضرور مختلف ممالک میں پھیلا دے جو بھیانک حالات ہندوستان میں رونما ہو چکے ہیں۔ عین ممکن ہے پھر عود کریں کیونکہ جن حالات میں وہ رونما ہوئے وہ بدستور وہی ہیں۔ اور بدلتے نظر بھی نہیں آتے۔

چندہ حفاظت مرکز

اللہ تعالےٰ کی راہ میں جو بھی خرچ کیا جاتا ہے وہ بطور قرض کے ہوتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ اپنے بندے کو اُس کے بدلے میں کئی گنے زیادہ اجر دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ مومن اپنی قیمتی سے قیمتی چیز بھی اُس کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ کیونکہ اُسے یقین ہوتا ہے کہ وہ جو کچھ بھی دیگا۔ اُس سے کئی گنے زیادہ واپس لیگا۔ گذشتہ سال حضرت امیر المومنین نے حفاظت مرکز کی تحریک فرمائی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ احباب اپنی جائیدادوں کا ۱/۱۰۰ یا ایک ماہ کی پوری آمد اس تحریک میں ادا کریں۔ دوستوں نے تحریک کا خیر مقدم کیا۔ اور اپنے وعدے اپنے آقا کے حضور پیش کر دئے بہت سے احباب اپنا وعدہ ایفاء کر چکے ہیں اور اُن کے ذمہ جس قدر رقم بنتی تھی۔ وہ انہوں نے ادا کر دی ہے۔ لیکن ابھی تک خاص تعداد ایسے دوستوں کی بھی ہے جنہوں نے یا تو ابھی اس تحریک میں کچھ بھی ادا نہیں کیا۔ یا ان کے ذمہ کچھ نہ کچھ بقایا ہے۔ پس ایسے تمام احباب کو ان کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ اپنا چندہ بہت جلد ادا کر کے اس فرض سے سبکدوش ہوں۔

اس مد کے اخراجات بدستور ہو رہے ہیں۔ اور یہ اخراجات ایسے اہم اور ضروری ہیں کہ جن کو بالکل پیچھے نہیں ڈالا جا سکتا پس ایسے وعدوں کو پورا کیجیئے۔ جزاکم اللہ

نظارت بیت المال

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حافظ نورالٰہی صاحب مرحوم و مغفور کے مختصر حالاتِ زندگی

حافظ نورالٰہی صاحب متوطن کوٹ مومن ضلع سرگودھا جن کا گذشتہ دنوں قادیان میں انتقال ہوا ہے۔ میرے خالو تھے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے مدارج کو بلند فرمائے اور اُنہیں اپنی بے انتہا رحمتوں سے نوازے۔ اُن کے مختصر حالاتِ زندگی جو اُن کی بڑی صاحبزادی عزیزہ ممتاز نے لکھ کر بھجوائے ہیں۔ اخبار میں شائع کراتے ہوئے احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے صبرِ جمیل کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔

(خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل رکن شعبۂ زود نویسی لاہور)

میرے ابا جان نہایت خلیق۔ ملنسار اور نیک انسان تھے۔ غریبوں کے ساتھ ہمدردی سے پیش آنا اور مشکل اوقات میں اُن کی مدد کرنا اُن کا شیوہ تھا۔ صوم و صلوٰۃ کے نہایت سختی سے پابند تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا اُن کا اوّلین مقصد تھا۔ آپ گھر میں اپنے بچوں کی تربیت کا خاص خیال رکھتے تھے۔ اور اُن کو سات سال کی عمر سے ہی آپ نے نماز کا پابند بنا دیا تھا۔ نماز باجماعت کے علاوہ تہجد بھی آپ باقاعدہ ادا کیا کرتے تھے ہمیشہ سحری کے وقت اُٹھتے اور اپنے گھر والوں کو بھی نماز تہجد کے لئے پانی کا چھینٹا ڈال کر بیدار کرتے۔ آپ نہایت خوش الحانی سے نماز میں قرآن شریف پڑھتے تھے۔ جس کا گرد و نواح کے لوگوں پر بہت خوشگوار اثر پڑتا۔ صبح کو روزانہ تفسیر کبیر کا درس دیتے اور اُس کے مضامین سُننے والوں کو ازبر کروا دیتے تھے۔

آپ نے اپنے بچوں کو پانچ پانچ سال کی عمر میں ہی قرآن شریف ناظرہ پڑھا دیا تھا۔ اِس کے بعد باترجمہ پڑھایا۔ فرماتے تھے ترجمہ نہایت ضروری ہے کیونکہ اصل چیز تو مغز ہے ہمارے بھائی عزیزم محمد خالد کو فرماتے کہ جب تو اپنے دوستوں میں بیٹھے اور باتوں ہی باتوں میں کوئی کہے کہ میں ڈاکٹر بنونگا یا وکیل بنونگا۔ یا پرنسپل بنونگا۔ تو تم کہا کرنا کہ میں مبلغ بنونگا۔ آپ نے بچپن سے ہی اپنے اکلوتے بیٹے کی زندگی خدمتِ دین کے لئے وقف کر دی تھی۔ اور اس میں اُن کی خوشی اور رضا تھی۔ تاریخی کتابوں میں جب صحابۂ کرام رضؓ کی قربانی کی مثالیں پڑھتے تو آنکھوں سے آنسو رواں ہو جاتے اور فرماتے کاش مجھے بھی یہ موقع نصیب ہوتا۔ اور مجھے بھی ایسی قربانی کی توفیق ملتی۔

آپ نے نمازوں میں بہت خشوع و خضوع سے کام لیتے اور لمبی لمبی دُعائیں کرتے تھے اُن کے آنسوؤں سے بسا اوقات سجدہ گاہ تر ہو جاتی۔ ہر وقت اپنی زبان کو ذکرِ الٰہی سے تر رکھتے اُٹھتے بیٹھتے خدا تعالیٰ کی یاد کرتے اور یہ کلمہ اکثر اُن کی زبان پر جاری رہتا کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ گھر والوں کو بھی ذکر الٰہی کی تلقین کیا کرتے تھے۔ بیماری کی حالت میں یا سفر کی حالت میں بھی نماز کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ نے ہماری زندگی میں کبھی کوئی نماز بے وقت نہیں پڑھی۔ سب کام چھوڑ چھاڑ کر فوراً نماز باجماعت ادا کرتے۔ اور گھر میں بھی سب کو نماز پنجگانہ کی تلقین کرتے اور فرماتے کہ جس طرح ہمارے جسم کو غذا کی ضرورت ہے اسی طرح نماز اور ذکرِ الٰہی ہماری روح کو زندہ رکھنے والی چیزیں ہیں۔ ہم دونوں بہنوں کو فرماتے تھے۔ کہ انسان کا اصلی زیور نماز روزہ ہے دنیوی زیور کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں جس کے پاس نماز روزہ کا زیور ہو۔ اُسے اور کیا چاہیئے بچپن میں اگر کوئی بچہ نماز کی طرف توجہ نہ کرتا تو فرماتے آج اِسے ہم کھانا نہیں دینگے کیونکہ اس نے نماز نہیں پڑھی۔

آپ اپنے ماتحتوں کا خاص خیال رکھتے اور اُن کا ہاتھ بٹاتے۔ اور ہر طرح اُن کی مدد کرتے تھے۔ آپ ناپاک رزق کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ کبھی رشوت نہیں لیتے تھے۔ بلکہ اگر کوئی گھر پر بھجوا دیتا۔ تو اسی وقت واپس کر دیتے تھے۔ مگر اس کے ساتھ ہی غریبوں کی ہمدردی کرنا اُن کا معمول تھا۔ اگر کسی غریب کو مکان وغیرہ کی تکلیف ہوتی۔ تو اپنے گھر میں اُن کی عورتوں اور بچوں کو جگہ دے دیتے اور خود گھر سے باہر کئی کئی دن رہتے تاکہ پردے کی وجہ سے اُن کو تکلیف نہ ہو۔ کھانا باہر ہی منگوا لیا کرتے تھے۔ جب اُن کے مکان کا انتظام ہو جاتا۔ تب گھر میں تشریف لاتے بیماروں کے علاج کا بھی خاص خیال رکھتے تھے اگر رات کو کوئی اچانک بیمار ہو جاتا۔ تو رات کو ہی ہسپتال کھلواتے اور دوائی لے آتے۔

آپ جب بھی گھر سے باہر آتے یا اندر داخل ہوتے ہمیشہ بلند آواز سے السلام علیکم کہتے۔ شام کو جب دفتر سے واپس آتے۔ تو اپنی چھڑی کیساتھ زور سے دروازہ کھٹکھٹاتے تاکہ اگر کوئی پردہ دار عورت اندر بیٹھی ہو۔ تو پردہ کر لے۔ جب اندر داخل ہوتے تو السلام علیکم کے بعد ہر چھوٹے بڑے سے اُس کی خیریت دریافت کرتے۔

آپ ہمیشہ سچی خوابیں اور کشف دیکھتے تھے۔ اگر کسی خطرناک بات کا آپ کو علم دیا جاتا تو آپ اپنے وطن لکھ بھیجتے کہ استغفار کرو۔ اور ذکر الٰہی کرو۔ کیونکہ میں نے تمہارے متعلق یہ خواب دیکھی ہے اور خواب بھی لکھ بھیجتے جو اکثر پوری ہو جاتی۔

جس دن جمعہ یا کوئی اور چھٹی ہوتی سارا سارا دن تبلیغ میں صرف کر دیتے۔ اور گھر سے باہر رہتے آپ کو اخبار الفضل اور سلسلہ کے تمام لٹریچر سے گہری دلچسپی تھی۔ بعض دفعہ آپ کے آگے کھانا رکھا جاتا تو آپ اخبار پڑھنے لگ جاتے گھر والے کہتے پہلے کھانا تناول فرما لیں پھر مطالعہ کریں۔ اس پر آپ جواب دیا کرتے کہ اخبار ہی تو میری اصل غذا ہے۔

گھر کے کاموں میں بھی آپ ہاتھ بٹاتے تھے بعض دفعہ اپنے ہاتھوں سے کپڑے دھو لیا کرتے تھے۔ اِس طرح اور کئی گھر کے کام کر لیا کرتے۔ کسی کام میں اپنی ہتک نہیں سمجھتے تھے۔ آپ نہایت سادہ زندگی بسر کرتے تھے اور گھر میں بھی سادگی کی تلقین کرتے تھے۔ ہر چھوٹے بڑے کا احترام کرتے تھے۔ رمضان شریف کا مہینہ آتا۔ تو آپ نماز تراویح پڑھا کر گھر میں ہی قرآن شریف ختم کر دیتے تھے۔ روزانہ سحری کے وقت ایک پارہ کی تلاوت کرتے تھے۔ غرضیکہ مجھے اپنے ابا جان کی زندگی پر رشک آتا تھا کہ کتنے نیکی کرنے والے انسان ہیں۔ ہر چھوٹا بڑا اُن کا مداح تھا۔ اور اُن کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتا تھا اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں نیکیوں میں اُن کے نقشِ قدم پہ چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور اُنہیں جنت الفردوس میں بلند مقام بخشے۔

تاجر احباب کیلئے ایک اعلان

ہمیں بعض ایسی منڈیوں کا علم ہے جہاں ابھی تک بہت کافی خلاء ہے۔ اور تاجر کھپ سکتے ہیں۔ جو تاجر احباب ایسی منڈیوں میں جانے کے خواہشمند ہوں۔ وہ ہم سے خط و کتابت فرمائیں۔ ہم اُن کو وہ جگہ اُن کی درخواست پر بتا سکیں گے۔

(وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ جودھامل بلڈنگ لاہور)

زعماء و قائدین خدام الاحمدیہ توجہ کریں

مجلس خدام الاحمدیہ کا سال رواں کا پروگرام اگرچہ دیر سے جملہ مجالس کو بھجوایا جا چکا ہے مگر تاحال بہت کم مجالس کی طرف سے اس پروگرام کے متعلق رپورٹیں موصول ہوئی ہیں کہ ان پر کہاں تک عمل کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ مہربانی فرما کر بہت جلد رپورٹیں ارسال فرمائیں کہ شعبہ خدمتِ خلق اور تربیت و اصلاح کے ضمن میں جس پروگرام کی اطلاع دی گئی تھی۔ اس پر کہاں تک عمل ہوا ہے اور ہو رہا ہے یا کون کونسی دقتیں پیش آئی ہیں۔ امید ہے کہ عہدہ داران اپنے فرائض کی اہمیت کے پیشِ نظر مزید تاخیر کے بغیر رپورٹیں بھجوا دیں گے۔

(مہتمم خدمتِ خلق و تربیت و اصلاح)

رپورٹ جلسہ لجنہ اماء اللہ لاہور

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ زیر صدارت سیدہ اُم داؤد احمد بروز اتوار مورخہ ۱۶؍مئی بوقت ۶ بجے شام رتن باغ میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ممتاز بیگم نے نماز کی پابندی پر اپنا مضمون پڑھا۔ اس کے بعد اُستانی شوکت صاحبہ نے وفاتِ مسیح پر تقریر کی۔ رشیدہ صاحبہ نے کلام محمود میں سے نظم پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں حضرت آپا مریم صدیقہ صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے لاہور کی عورتوں سے خطاب کرتے ہوئے جلسہ کی حاضری پر اظہارِ خوشنودی فرمایا اس کے بعد آپ نے لجنہ اماء اللہ لاہور کے لئے مرکز نے جو صدر و سیکرٹری نامزد کئے ہیں ان کے ساتھ لاہور کے حلقہ کی عہدہ داروں کو خاص طور پر اور دیگر ممبرات کو تعاون کرنے کی تلقین فرمائی نیز فرمایا کہ حلقوں کی تمام عہدہ دار اپنے اپنے حلقے کی ممبرات پندرہ روز کے اندر اندر نماز باترجمہ سکھانے کا اہتمام کریں۔ آئندہ جلسہ میں اس کا امتحان لیا جائے گا۔ بعدہٗ آپ نے اسلامی اخلاق پر ایک نہایت جامع اور بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ (خاکسار زینب بی بی سیکرٹری لجنہ اماء اللہ لاہور)

درخواستِ دُعا

میرے بڑے بھائی مرزا عطاء اللہ کچھ عرصے سے بیمار چلے آتے ہیں۔ اِس لئے بزرگانِ سلسلہ اور دیگر احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اُن کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(میرزا خلیل احمد از مردان)

"تعلیم الاسلام کالج" (حال لاہور)

۴۸-۱۹۴۷ء کا سال تعلیم الاسلام کالج کے لئے ایک نہایت نازک سال تھا۔ جس میں ہمیں قسما قسم کی دقتوں کا سامنا کرنا پڑا۔ ایک بہترین کالج ہم قادیان چھوڑ کر آئے تھے۔ مغربی پنجاب میں ہمیں کالج کے لئے کوئی عمارت نہیں ملی۔ جس میں ہم کالج چلا سکتے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حکم کے ماتحت ایک مختصر سی کوٹھی میں کالج کھولا گیا۔ اور سائنس کے انتظامات ایف سی کالج کے ساتھ کرنے پڑے۔ مشرقی پنجاب کے ہولناک فسادات کے نتیجہ میں اور کالج کے غیر یقینی حالات کی وجہ سے بہت سے احمدی طلباء پڑھائی چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ یا انہیں مقامی کالجوں میں داخل ہونا پڑا۔

اب خدا تعالیٰ کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی دعاؤں کی وجہ سے ڈی۔ اے وی کالج کی عمارت ہمیں مل گئی ہے۔ گو ابھی تک ہوسٹل کی عمارت اس وجہ سے نہیں مل سکی۔ کہ وہاں ابھی تک غیر مسلم پناہ گزین ٹھہرے ہوئے ہیں۔ مگر امید ہے۔ یہ عمارت بھی ہمیں عنقریب مل جائے گی۔ عارضی طور پر ہوسٹل کا انتظام کالج کے ایک حصہ میں ہی کیا گیا ہے۔ کالج میں پڑھائی کا انتظام بہت حد تک اپنے اعلیٰ معیار پر آ چکا ہے۔ اور طلباء کو ہر وہ سہولت میسر ہے۔ جس کی توقع وہ کسی اور کالج میں کر سکتے ہیں

اس لئے میں تمام احباب جماعت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اگر انہوں نے اپنے بچوں کو بوجہ مذکورہ مشکلات کے کسی مقامی کالج میں داخل کرا دیا ہو۔ تو وہ اب ان بچوں کو تعلیم الاسلام کالج میں بھیجنے کا انتظام کریں۔ اسی طرح اگر ان کے بچے تعلیم جاری نہ رکھ سکے ہوں۔ تو اب وہ اپنے بچوں کو تعلیم دلوانے کی ضرور کوشش کریں۔ اس کیلئے ان کا اپنا کالج بہترین ادارہ ہے۔ ہمارا کالج لاہور کے تمام کالجوں سے زیادہ سستا ہونے کے علاوہ تربیتی لحاظ سے بھی بہترین درسگاہ ہے۔ یہاں بچوں کی بہترین تربیت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ انہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس عرفان میں شمولیت کا موقعہ بھی ملتا رہتا ہے۔ جو بہترین تربیت گاہ ہے۔ قرآن و حدیث کے درس وغیرہ کا بھی انتظام ہے۔ آپ کا

کالج آپ کے بچوں کے لئے تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہترین درسگاہ ہے

انہیں اس میں داخل کروائیں

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواست ہائے دعا: میرے بھانجے عزیز عبد الحمید سلمہ اللہ تعالیٰ نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (خاکسار غلام محمد پیرویز کلرک دہلی کے سٹیشن مغلپورہ)

(۲) عاجز کی ہمشیرہ معروفہ امسال بعارضہ بخار چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت عطا فرمائے۔

(عاجز عبد القادر احمدی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے مخاطب ہوں۔ (ایڈیٹر)

امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت کی خدمت میں چند ضروری ہدایات

تحریک جدید کے موجودہ چندہ جات اس کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے سے قاصر ہیں۔ اگر اس کمی کو پورا کرنے کی طرف جلد توجہ نہ کی گئی۔ تو بیرونی مشنوں کے کام کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک سکیم اس بارے میں یہ ہے۔ کہ ایک نئی یا پنجہزاری فوج دفتر دوم کی تیار کی جائے۔ جس میں جماعت کے ہر اس کمانے والے فرد کو شامل کیا جائے جو پہلے کسی وجہ سے شامل نہیں ہو سکا۔ آپ کے گاؤں یا شہر میں ایسے احباب ہیں۔ جو اس تحریک میں شمولیت کی سعادت سے اس وقت تک محروم ہیں۔ ان احباب کو تحریک جدید میں شامل کرنا آپ کا اولین فرض ہے۔ اس لئے آپ:-

(۱) اپنی جماعت کا جائزہ لیں۔ اور ایسے احباب کی ایک مکمل فہرست معہ پتہ جات تیار کریں۔ جو تحریک جدید میں شامل ہیں۔ اس فہرست کی نقل اپنے پاس رکھیں اور ایک دفتر وکیل المال تحریک جدید میں ارسال فرمائیں۔

(۲) اگر آپ کی جماعت میں کوئی الگ سیکرٹری تحریک جدید کے کام کے لئے مقرر نہیں۔ تو جلد از جلد جماعت کے مشورہ سے کسی مستعد نوجوان کو اس کام پر مقرر کر کے مرکز میں منظوری کے لئے تحریر فرمائیں۔

(۳) اگر کوئی صاحب پہلے اس کام پر مقرر ہیں۔ تو ان سے مل کر اپنے شہر یا گاؤں کے لئے ایسی سکیم تجویز کریں۔ جس سے آپ کی جماعت کا کوئی فرد اس تحریک میں شامل ہونے سے نہ رہ جائے۔

(۴) سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے ان کے کام کی پندرہ روزہ رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ رپورٹ کا باقاعدہ بھجوانا بھی کام کا حصہ ہے۔ (خاکسار عبد الرشید قریشی نائب وکیل المال تحریک جدید)

"پتہ مطلوب ہے"

مکرمی صادق احمد صاحب سندھی متعلم مدرسہ احمدیہ اپنے موجودہ ایڈریس سے خاکسار کو مندرجہ ذیل پتہ پر مطلع فرمائیں:۔ خاکسار محمد سلطان اکبر درجہ ثالثہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

خانوں۔ نشاہ و درویش پسران گاماں قوم جٹ سکنہ چھوتی تحصیل پھالیہ اپیلانٹ

بنام

خیاماں ولد محرم۔ زیادہ ولد گھنا محمد ولد رحمان۔ کرم داد ولد مرزا۔ خوشی چوہندا پسران مولو غلام حسین۔ لالہ۔ صالحون غلام قادر نابالغان پسران چھاماں بر فاقت کرم داد۔ کرم علی۔ غلام علی پسران سردارا ۱/۲ اول ولد محرم۔ منگلی ولد سالم۔ یا ندا۔ سلطان پسران سعی۔ بشیر او ولد عالم اقوام جٹ گوندل سکنہ چھوں

اصل طریقہ تقسیم

مقدمہ مندرجہ بالا میں ریسپانڈنٹاں دیدہ دانستہ حاضری عدالت ہذا سے گریز کر رہے ہیں اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا اشتہار کیا جاتا ہے۔ اگر انہیں کوئی عذر ہو تو مورخہ ۲۶ ۔ ۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین بہادر ضلع کیمبلپور

مقدمہ ع ۶۲

اسد علی خان ولد سردار ممتاز علی خان ایڈووکیٹ گارڈین کیمبل پور

بنام:- گلاب رائے اینڈ سنز سولبار ز ار کیمبل پور حال مشرقی پنجاب مدعا علیان

نوٹس بنام:- گلاب رائے اینڈ سنز مدعا علیہان

مقدمہ عنوان مندرجہ بالا میں مسئول علیہم کے نام کئی بار نوٹس جاری کئے جا چکے ہیں۔ لیکن ان کی تکمیل نہیں ہو رہی ہے۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ مشرقی پنجاب میں کسی نامعلوم جگہ چلے گئے ہوئے ہیں۔ لہذا ان کے نام نوٹس زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی بذریعہ روزنامہ اخبار "الفضل لاہور" جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مسئول علیہم مذکورین ۵-۶-۴۸ کو حاضر عدالت ہذا ہو گا۔ اصالتاً وکالتاً یا مختیار نامہ پیروی مقدمہ ہذا نہ کی۔ تو ان کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ اور ان کی غیر حاضری میں مقدمہ مسموع اور فیصلہ ہو گا۔

آج مورخہ ۱۱-۵ کو بہ ثبت دستخط ہمارے و مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم — مہر عدالت

جلد ۲ نمبر

مہاجر طلباء کے لئے امدادی فنڈ

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۱۸ مئی

مہاجر طلباء کو تعلیم جاری رکھنے کے لئے مالی امداد کے لئے فراہمی چندہ کی جو مہم جاری کی گئی تھی۔ اس میں اس وقت تک چار لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے۔ اس فنڈ میں سے مالی امداد حاصل کرنے والے طلباء کی تعداد ۲۰۰ ہے جو زراعتی کالج لائل پور۔ ویٹرنری کالج لاہور اور انجنیئرنگ کالج پنجاب میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر منٹگمری اسے پانچ لاکھ تک لے جانے کے خواہشمند ہیں۔ تاکہ اس میں سے ان طلباء کی بھی مالی امداد کی جاسکے۔ جو ٹیکنیکل سائنس کی اعلےٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی ممالک میں جانا چاہتے ہیں۔

ویران کنوؤں کو آباد کرنے کی مہم
۸۷ ہزار روپیہ جمع ہو گیا

لاہور — اپنے نامہ نگار — ۱۸ مئی

ضلع منٹگمری میں ان کنوؤں کے سامان کے لئے چندہ فراہم کرنے کی مہم سرگرمی سے جاری ہے۔ جن کا سامان ادھر ادھر ہو گیا تھا یا غیر مسلم خورد برد کر گئے تھے۔ ایسے کنوؤں کی تعداد سارے ضلع میں سات سو کے قریب تھی۔

ان کنوؤں کو آباد و کار آمد بنانے کے لئے فراہمی چندہ کی مہم جاری کی گئی۔ چنانچہ مقامی باشندوں اور مہاجرین کی سرگرم کوشش سے یہ فنڈ ۸۷۰۰۰ روپے تک پہنچ چکا ہے۔ اب ان کنوؤں سے سیراب ہو جانے والی سینکڑوں ایکڑ زمین پر مہاجر آباد کئے جاسکیں گے۔

روس۔ فرانس اور سویڈن نے اسرائیلی حکومت کو تسلیم کر لیا

تل عفیف۔ ۱۷ مئی۔ یہودیوں کی طرف سے اس خبر کی تصدیق کی گئی ہے۔ کہ روس۔ فرانس اور سویڈن نے بھی یہودیوں کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔

بڑی طاقتوں کو مصر کی تنبیہہ

قاہرہ ۱۷ مئی۔ حکومت مصر نے تمام بڑی بڑی طاقتوں کو متنبہ کر دیا ہے۔ کہ اگر یہودیوں کی ہمدردی میں اسلحہ اور گولہ بارود سے لدے ہوئے جہاز فلسطین روانہ کئے گئے۔ تو وہ منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکیں گے۔ کیونکہ فلسطین کا سمندر غیر ملکی جہازوں کے لئے سخت خطرناک ہے۔ نیز اعلان کیا گیا ہے کہ ایسے

سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن کے فرسٹ ایڈرز کی خدمات
سالانہ نمائش میں گورنر مغربی پنجاب کی شمولیت

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۱۸ مئی

مغلپورہ سینٹ جان ایمبولنس کے زیر اہتمام گزشتہ اتوار کو گرفن انسٹی ٹیوٹ مغلپورہ میں انٹر ڈویژنل ایمبولنس کی سالانہ نمائش منعقد ہوئی۔ اس نمائش کو دیکھنے کے لئے ہزاروں کی تعداد میں زائرین پہنچے۔ اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے سینٹ پال فاٹنلیر کی عورتوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ یہ مظاہرہ گھنٹوں شام تک ان کی توجہ کا مرکز بنا رہا۔ اور ہوئے۔ خان بہادر ایف ایم خان جنرل منیجر ریلوے مس موڈی۔ مس میکوئن۔ بیگم ایف ایم خان اور امریکن ریلیف مشن کے ممبروں کے نام قابل ذکر ہیں۔

تقسیم انعامات سے پہلے لفٹنٹ کرنل اے حمید رغنی صدر سینٹ جان ایمبولنس ایسوسی ایشن نے اپنے فرسٹ ایڈرز کے کارہائے نمایاں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا گزشتہ موسم

امداد باہمی کے اداروں کی امانتوں اور دیگر حسابات کی جانچ پڑتال
وائی ایم سی اے ہال میں ہو رہی ہے

لاہور — اپنے نامہ نگار سے — ۱۸ مئی

انجمن۔ امداد باہمی اور سنٹرل بنکوں میں مشرقی و مغربی پنجاب کے افراد۔ انجمنوں اور بنکوں کی امانتوں اور دیگر حسابات کے متعلق جو معاہدہ ہوا تھا۔ کل سے ان حسابات کی جانچ پڑتال شروع ہے۔ اور مغربی پنجاب کے وہ سب انسپکٹر۔ انسپکٹر اور اے۔ آر صاحبان جو مشرقی پنجاب سے منتقل ہو کر آئے ہیں۔ مشرقی پنجاب کے افسروں کی اس سلسلہ میں تیار کردہ فہرستوں کی جانچ پڑتال میں مصروف ہیں۔ جانچ پڑتال کرنے والا عملہ قریباً پانچ صد افراد پر مشتمل ہے۔ یہ لوگ اسی نشست میں یہ بھی فیصلہ کر لیں گے۔ کہ کون کونسی انجمنیں مغربی پنجاب میں خالصۃً غیر مسلم اور مشرقی پنجاب میں خالصۃً مسلم انجمنیں قرار دی جائیں۔ اور ان کے واجبات و اصلاحات کے انتقال کی کیا صورت ہو۔ فیصلہ ہو جانے کے بعد دونوں حکومتیں پراونشل بنک کی معرفت ان رقوم کی کمی و زیادتی کو ایک دوسری طرف منتقل کر دیں گی۔ محکمہ امداد باہمی کے ایک ذمہ وار افسر نے بتایا۔ کہ مشرقی پنجاب سے ان فہرستوں کو لانے والا قافلہ ایک رجسٹرار اور آٹھ اسسٹنٹ رجسٹراروں پر مشتمل ہے۔

زائرین نے پھولوں کی افشاں کر کے کارکنان کی حوصلہ افزائی کی۔

برٹش ریڈ کراس کے انچارج کرنل لائی نے نمائش کے متعلق تبصرہ کرتے ہوئے کہا بلا شبہ یہ ایک بہترین نمائش تھی۔ میں نے ہر ممکن کوشش کی کہ یو۔ پی میں بھی کوئی ایسی تقریب منائی جاسکے۔ لیکن میں اس میں کامیاب نہیں ہو سکا

مغربی پنجاب کے گورنر ہز ایکسی لینسی سر فرانسس موڈی نے نمائش کے آخر میں انعامات تقسیم فرمائے۔ معززین میں سے جو نمائش میں شامل

گرما میں ہم نے ۲۰۰ دھوپ کے مریضوں کا علاج کیا تھا۔ ان میں سے سو مریضوں کا علاج تو ایسا عمدہ ہوا۔ کہ انہیں ہسپتال میں بھیجنے کی ضرورت بھی محسوس نہیں ہوئی۔ گزشتہ فسادات کے دنوں میں ہمارے فرسٹ ایڈرز کی دس ٹولیاں دن رات خدمت خلق میں لگی رہیں۔ اور انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر عوام کی جان بچائی۔

آپ نے ان امور کے علاوہ ایسوسی ایشن کی مختصر تاریخ بھی بیان کی :

ضلع منٹگمری میں کھڈیاں بنانے کے کارخانے

منٹگمری — اپنے نامہ نگار سے — ۱۸ مئی

منٹگمری کے ضلع میں کھڈیاں بنانے کے تین کارخانے کھول دیئے گئے ہیں۔ ان کارخانوں میں سے اس وقت تک ایک ہزار کھڈیاں تیار ہو چکی ہیں۔ جن میں سے نو سو کے قریب منٹگمری میں چالو ہیں

فلسطین میں عراقی فوجوں نے بجلی کی سپلائی منقطع کر دی

عمان ۱۸ مئی۔ بیت المقدس کو چھوڑ کر باقی تمام فلسطین بجلی کی سپلائی سے محروم کر دیا گیا ہے کیونکہ عراقی فوجوں نے اردن دریا پر واقع ادھن برگ نامی پاور ہاؤس پر قبضہ کر کے بجلی کی سپلائی کا تمام سلسلہ منقطع کر دیا ہے۔ عرب فوجوں کے فلسطین میں داخل ہونے پر یہودیوں نے اردن دریا کا پل فوراً اڑا دیا تھا۔ تا عرب قومیں بجلی گھر پر قبضہ نہ کر سکیں۔ لیکن عراقی فوجوں نے آناً فاناً عارضی پل تیار کر کے دریا عبور کر لیا اور یہودیوں کو شکست دینے میں کامیاب ہو گئیں بجلی کی سپلائی کا منقطع ہونا یہودیوں کے لئے سخت نقصان کا باعث ہے۔ یروشلم کا پاور ہاؤس علیحدہ ہے جو بدستور کام کر رہا ہے۔

ہزاروں ہندوؤں کی لاہور میں سکونت

لاہور ۱۸ مئی۔ معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پنجاب کے ہندو ہزاروں کی تعداد میں لاہور آ بسے ہیں لیکن ان کی یہ رہائش صرف تجارتی کاروبار کی غرض سے ہے۔ کیونکہ ان کے بیوی بچے امرتسر میں رہائش رکھتے ہیں۔ اور یہ خود ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت لے کر ہفتے میں دو بار موٹر کار کے ذریعہ سے ہو آتے ہیں۔

بقیہ صفحہ اوّل

حکومت ہند سے سکھوں کے مطالبات

نیز سکولوں اور کالجوں وغیرہ میں بھی اسی کو ذریعہ تعلیم بنایا جائے۔ انہوں نے مزید کہا ان مطالبات میں کسی قسم کی کمی بیشی کے ذریعہ سمجھوتہ کی گنجائش نہیں ہے۔

انہوں نے مزید کہا ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے جو گوردوارے پاکستان میں رہ گئے ہیں۔ ان کے باہمی سمجھوتہ کے لئے بین الملکی کانفرنس کا انعقاد عمل میں لایا جائے۔ کیونکہ جب تک ان کے متعلق کوئی آخری فیصلہ نہیں ہو جاتا باہمی تلخی دور نہیں ہوگی۔ اور مستقل طور پر امن قائم نہ ہو سکے گا۔ سکھ ریاستوں کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ہم پہلے بھی اس بات کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ریاستوں کی عبوری حکومت میں سکھوں کو ۷۵ فیصدی نمائندگی حاصل ہو۔ اور لازمی طور پر کوئی سکھ اس کا وزیر اعظم ہو۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے۔ اور اس سے کم پر ہم کبھی راضی نہیں ہونگے۔